تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

May,13 2024

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ اور مانچسٹر یونیورسٹی کا ''ڈسٹرکٹ لیول ہیٹ تھریش ہولڈ اینڈ ہیٹ ویولنرابیلیٹی اسیسمنٹ ان انڈیا' کے موضوع پر مشترکہ طور پر ورکشاپ کا انعقاد

شعبہ جغرافیہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے برطانیہ کی مانچسٹر یونیورسٹی کے اسکول آف انوائرومنٹ، ایجوکیشن اینڈ ڈولپمنٹ کے اشتراک سے''' ڈسٹرکٹ لیول ہیٹ تھریش ہولڈ اینڈ ہیٹ ویولنرابیلیٹی اسیسمنٹ ان انڈیا' کے موضوع پر مورخہ دس مئی دو ہزار چوبیس کو یک روزہ ورکشاپ منعقد کیا۔ورکشاپ کا افتتاحی جلسہ ایف ٹی کے سی آئی ٹی ہال میں منعقد ہوا جہاں صدر شعبہ جغرافیہ پروفیسر ہارون سجاد نے تمام معزز مہمانان، عہدیداران اور ملک اور بیرون ملک کے فیکلٹی اراکین اور رسرچ اسکالروں کا پرتپاک استقبال کیا۔ پروجیکٹ کے پرنسپل انویسٹی گیٹر مانچسٹر یونیورسٹی، برطانیہ کے ڈاکٹر اپاسک داس نے اجمالی طور پر تحریک، مرکزی خیال اورورکشاپ کے حصے کے طور پر برتے جانے والے اہم موضوعات کے متعلق سامعین کو بتایا۔

پروفیسر اقبال حسین، قائم مقام شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروگرام کے مہمان خصوصی تھے۔انھوں نے اپنی تقریر میں گرم لہروں کے اثرات کی وضاحت کی اور اسے کم کرنے کی تدابیر اور اقدامات کی اپیل کی۔انھوں نے بتایا کہ لو کے اثرات فوری طور پر صحت کی تشویشات سے بھی پرے ہیں جو مختلف ذرائع معاش کے ساتھ ساتھ متمدن پائے داری کو بھی متاثر کرتے ہیں۔انھوں نے کہا کہ اس سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والی آبادی میں روزانہ کام کرنے والے مزدور خوانچہ لگانے والے کامگار ہیں جو گھر سے باہر ہونے کی وجہ سے لو کی زد میں ہوتے ہیں۔انھوں نے مزید کہا کہ چوں کہ لو بار بار آتی ہے اور شدید ہوتی ہے اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے اس لیے موثر اوائلی انتباہی نظام ،تبرید کے ڈھانچے میں سرمایہ کاری اور بیداری کی مہم چلانے کی ضرورت ہے تاکہ ہندوستان میں عوام کی صحت کی حفاظت کا سامان کیا جاسکے اور لو سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر کی جاسکیں۔قانون فطرت نے لو سے محفوظ رہنے کے خود بھی حل بتائے ہیں۔انھوں نے کہا کہ لو کے دنوں میں تربوز اور خربوزوں کا استعمال کیا جائے۔

ممتاز جغرافیہ داں پروفیسر امیتابھ کندو نے افتتاحی پروگرام میں کلیدی خطبہ پیش کیا۔پروفیسر موصوف نے لو کا شکار ہونے والوں کا اندازہ کرنے کے لیے شہری اور دیہی علاقوں کی خصوصیات کو مربوط کرنے اور ان کے استعمال کی ضرورت پر زور دیا۔انھوں نے کہا کہ دیہی اور شہری دونوں آبادی کو لو سے خطرات ہے، دیہی علاقوں کو اور بھی زیادہ اس لیے کہ دیہی لوگوں کو

بہت دیر تک گھر سے باہر رہ کر کام کرنا پڑتا ہے۔اس صورت حال کی وجہ سے گرمی سے متعلق بیماریوں اور امراض کے خدشات بڑھ جاتے ہیں خاص طور پر ان علاقوں میں جو پہلے ہی گرمی اور لو کی زد میں ہوں۔

پروفیسر موصوف نے کہا کہ حالیہ اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ گرمی سے متعلق اموات میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہوا ہے اور اسکول جانے والے بچوں، متعین وقت میں لو کے دوران کام کرنے والے لوگوں اور وہ جن کی تبرید کے وسائل تک رسائی نہیں ایسے گروپوں کے لیے احتیاطی اقدامات و تدابیر کرنے کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ان اموراور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے جامع حکمت عملی درکار ہے جو جغرافیائی اور آبادیاتی پیچیدگیوں کو پیش نگاہ رکھ کر تیار کی جائے تاکہ لو اور گرمی کے تھپیڑوں کے خطرات سے عوام کو محفوظ رکھنے کو یقینی بنا سکیں۔

پروگرام کے مہمان اعزازی پروفیسر سنگھا متر اشیل آچاریہ، سینٹر فار میڈیسن اینڈ کمیونیٹی ہیلتھ جے این یو، نے گرمی اور لو کے شکار ہونے والوں کی وجوہات کے سلسلے میں بتایا۔انھوں نے کہا کہ شہری مقامات کا عروس البلادی ہونا سخت گرمی کا باعث ہو رہا ہے اور اسی وجہ سے شہری/شہریت، ہاؤسنگ اور پانی سے متعلق پالیسیوں کا از سر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔اسے بھی قومی ہیلتھ پالیسی میں شامل کیا جانا چاہیے۔انھوں نے گرمی اور لو کے اثرات کو کم کرنے کے لیے مختصر مدتی اقدامات کرنے کی بھی اپیل کی۔گرمی میں ملنے والے پھل اور دن کے وقت کام کرنے والوں کے لیے پناہ گاہ بھی لو کے اثرات کو کم سکتے ہیں۔

پروفیسر تبریز عالم خان، ڈین فیکلٹی آف ایجوکیشن، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروگرام کے ممتاز مہمان تھے۔انھوں نے تعلیمی پروگرام کے انعقاد کے لیے شعبے کی تعریف کی۔انھوں نے لو کے اثرات سے متاثر ہونے والی آبادی اور لوگوں کے ساتھ معیشت کے سیکٹرس کو اجاگر کیا۔ہندوستان میں لو نے صحت کے متعدد مسائل پیدا کیے ہیں خاص طور پر عمر دراز لوگوں اور بچوں کے لیے۔گرمی کی لو نے زرعی معیشت، آبی وسائل اور معاش کو بھی متاثر کیا ہے۔مزید برآں انھوں نے کہا کہ اس طرح کی لو سے کام کرنے کے اوقات میں بھی کمی ہوتی ہے۔اس نے صرف فرد کے کام کرنے کی صلاحیت کو متاثر نہیں کیا بلکہ مزدوی کی صلاحیت اور اقتصادی نتیجہ پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔انھوں نے ایسی موثر حکمت عملیاں وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے جو دیہی اور شہری لچک کو بہتر کر سکیں۔

ڈاکٹر محبوب ساہانہ، لیورہلومے فیلو اینڈ لیکچرر جی آئی ایس مانچسٹر یونیورسٹی برطانیہ نے ’ڈسٹرکٹ لیول ہیٹ ولنرایبلیٹی اسیسمنٹ ان انڈیا‘ کے موضوع پر تقریر کی۔انھوں نے لو کا شکار ہونے والوں کے جائزے کے لیے طریقہ کار کے فریم ورک بتایا۔انھوں نے دھوپ اور باہر رہنے، حساسیت اور موافقت و مطابقت کے استعمال سے متعلقہ اشارے تیار کیے ہیں۔انھوں نے ایک خاکہ اور نقشہ دکھایا جس میں شکار ہونے کے جملہ اجزا اور ہندوستان میں ایک مشترکہ مربوط لو کے شکار لوگوں کا تجزیہ تھا۔ان کی تحقیق نے صرف ایسے اضلاع کی نشان دہی نہیں کی تھی جہاں لو کے معاملات زیادہ ہیں بلکہ لو کا شکار ہونے کے مختلف زمروں کی بھی

نشان دہی کی تھی جہاں لو کے اثرات کو کم کرنے کی کوششیں کی جاسکتی ہیں۔

ڈاکٹر کاشف عماد اور ڈاکٹر بھانو مال، مشیران اتر پردیش اسٹیٹ ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھاریٹی، حکومت ہند نے 'ڈسٹرکٹ لیول ہیٹ ویو تھریش ہولڈ ڈیٹرمینیشن اینڈ اٹس پالیسی امپیکٹ' سے متعلق اپنی تحقیق کو ساجھا کیا۔ایک مذاکراتی بحث ومباحثے میں ڈاکٹر محبوب ساہانہ نے جنوبی ہندوستان میں لو پر تحقیق کا دائرہ اور آن لائن سوال نامہ کے استعمال سے مستقبل کی شراکت پر ایک گول میز ڈسکشن کی نظامت کی۔اس اجلاس کی صدارت پروفیسر بھسواتی داس جے این یو نے کی۔مباحثے میں شرکا نے سرگرم حصہ لیا اور مستقبل میں رسرچ کی ترقی کے لیے موثر اقدامات تجویز کیے گئے۔

پروگرام میں مانچسٹر یونیورسٹی برطانیہ، کاٹھمنڈو، یونیورسٹی، نیپال انٹیگریٹیڈ رسرچ اینڈ ایکشن فار ڈولپمنٹ نئی دہلی، اتر پردیس ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھاریٹی، حکومت ہند کے مندوبین نے شرکت کی۔ورکشاپ کے انچارج ڈاکٹر غزال صلاح الدین نے پروگرام کی خوش اسلوبی سے نظامت کی اور شعبہ جغرافیہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی پروفیسر میری طاہر نے شکریے کی رسم ادا کی۔

تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی